سوال

(439) مسلمان کا غیر مسلمان ممالک میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک مولاناصاحب نے سورۂ نساء کی آیت نمبر: ۹۶کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلم ممالک میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہے۔ وہ اگر فوت ہو جائے تو جنت کا وارث نہیں ہوگا ،جبکہ ہمارے بے شمار دوست واحباب غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے آیت کا ترجمہ ملاحظہ کریں ،جس کی تفسیر میں مذکورہ بالا بات کی گئی ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے : ’’جولوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں توان سے پوچھتے ہیں تم کس حال میں بتلاتھے؟ وہ کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور ومجبورتھے ،فرشتے انہیں جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرجاتے ،ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جوبہت ہی بری جگہ ہے۔ مگرجومرداورعورتیں اوربچے فی الواقع مجبوراوربے بس ہیں اوروہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر اورراہ نہیں پاتے امید ہے ایسے لوگوں کواللہ تعالیٰ معاف کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والااوربخشنے والامہربان ہے۔‘‘ [۴/النسآء:۹۷۔۹۸۔۹۹]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان آیات کے متعلق فرماتے ہیں کہ مکہ میں کچھ مسلمان لوگ تھے جو مشرکین کاساتھ دیتے اورمقابلہ کے وقت ان کی جماعت میں اضافے کاباعث بنتے تھے۔ جنگ وغیرہ میں مسلمانوں کی طرف سے کوئی تیرانہیں بھی لگ جاتا اوران میں سے کسی کوتلوار لگتی توزخمی ہوجاتا یا مرجاتا ،ایسے لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ [صحیح بخاری ،التفسیر:۴۵۹۶]

ان آیات میں ہجرت کی اہمیت کواجاگر کیاگیا ہے کہ جب کسی جگہ پررہتے ہوئے دین اسلام پر عمل کرنا مشکل ہوتووہاں سے ہجرت کرجاناچاہیے اوراپنے دین کوبچانے کے لئے فکر کرنی چاہیے۔ لیکن جب پورے عرب میں اسلام کا بول بالا ہوگیا توپھر ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی ،تاہم اگرکسی مقام پرایسے حالات پیداہوجائیں کہ مسلمانوں کوکسی خطہ میں رہتے ہوئے دینی شعائر بجالانے ممکن نہ ہوں یاوہاں رہنا کفر اوراہل کفر کے لئے تقویت کاباعث ہوتوانہیں وہاں سے ہجرت کرنالازم ہے تاکہ دینی اقدار کوبچایا جائے اورشعائر اسلام پر عمل کیاجائے۔ ہاں!اگرغیر مسلم ممالک میں رہتے ہوئے دینی شعائر بجالانے میں کوئی قدغن یاپابندی نہیں ہے۔ وہاں کے باشندے آسانی کے ساتھ اپنے اسلام پر عمل پیراہیں توان کے لئے وہاں سے ہجرت کرناضروری نہیں ہے۔ اس وضاحت کے بعد مولانا کا مذکورہ فرمان محل نظر ہے کہ ’’اگرکوئی مسلمان غیر مسلم ملک میں مستقل طورپر رہائش پذیر ہے اوروہاں فوت ہوجائے توجنت کاوارث نہیں رہے گا۔ ‘‘پھر غیر مسلم ممالک سے ہجرت کرکے کس مسلم ملک کارخ کیاجائے جہاں پورااسلام نافذ ہو، بہرحال ہماری نظر میں آج کوئی غیر مسلم ملک ایسانہیں ہے جہاں مسلمانوں کااسلامی شعائر پر عمل کرنا دشوار ہو۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:2 صفحہ:441